بلاغ لقوم عابدین

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے یکم مارچ ۱۸ء کے جمعہ میں جماعت کو ان ایام بلا و وبا میں دعاؤں پر زور دینے کے لئے تحریک فرمائی۔ میں آپکی تحریک کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تمام احباب خواہ کہیں بھی ہیں۔ حضرت کے منشاء کے موافق دعاؤں میں مصروف ہو جائیں۔ فرمایا :-

اس موسم میں طاعون پھیلا کرتا ہے۔ اور اس وقت اس کا دورہ پنجاب میں سخت ہو رہا ہے۔ چونکہ ہماری جماعت ایک جگہ محدود نہیں۔ بلکہ وہ تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہے مختلف اضلاع۔ شہروں اور دیہات میں پائی جاتی ہے اور ہر جگہ احمدی پائے جاتے ہیں۔ خواہ اس گاؤں میں ایک دو ہی ہوں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مرض اور ابتلا سے بچنے کے لئے تمام جماعت آج سے دعاؤں میں لگ جاوے

یاد رکھو عذاب سے پہلے جو دعائیں کی جاتی ہیں۔ وہ اثر رکھتی ہیں بہ نسبت ان دعاؤں کے جو عذاب کے نازل ہو جانے کے بعد کی جاتی ہیں۔ اگر اس حصے کے لوگ جہاں ابھی تک طاعون کا اثر نہیں۔ اپنے لئے اور ساری جماعت کے لئے دعائیں کریں۔ تو اسوقت جبکہ حملہ شدید نہیں ہے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ دعائیں اثر رکھینگی۔ اور جہاں اس کا حملہ شروع ہو گیا ہے۔ ان کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے :-

موت تو ہر شخص پر آتی ہے۔ لیکن طاعون ایک عذاب ہے جو دشمن کے لئے آیا ہے۔ جیساکہ حضرت مسیح موعود نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ پس جب کوئی احمدی اس میں مبتلا ہو کر

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا)

فوت ہوتا ہے۔ تو ابتلا کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس سے بچنے کے لئے احمدیوں کو خصوصیت سے ہی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ صحابہ کے وقت میں تلوار عذاب کے رنگ میں تھی۔ ان جنگوں میں صحابہ بھی شہید ہوتے تھے۔ لیکن وہ تلوار ان کے لئے عذاب نہ تھی۔ اس لئے کہ ان کے لئے وہ کامیابی کا ذریعہ تھی۔ اور وہ ترقی کر رہے تھے۔ برخلاف اس کے کافر مرتے تھے۔ اور کم ہوتے تھے یعنی کچھ تو تلوار ان کو کم کرتی تھی اور باقیوں میں سے اسلام میں داخل ہو کر اپنی تعداد کو کم کرتے جاتے تھے۔ اسلئے وہ ان کے لئے عذاب نہ تھی۔ اسی طرح یہ طاعونی عذاب ہمارے مخالفوں کی تعداد کو کم کر رہا ہے۔ اور ہماری ترقی ہو رہی ہے۔ ہاں اگر کوئی احمدی طاعون سے مر جاتا ہے۔ تو کمزوروں کے لئے موجب ابتلا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس ابتلا سے بچانے کے لئے اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کرو۔ میں ان لوگوں کو جو یہاں ہیں۔ اور دوسروں کو ان کے ذریعہ تاکید کرتا ہوں کہ وہ آج سے دعاؤں میں لگ جائیں قادیان کے دوست یہاں والوں اور باہر والوں کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔ یہ رنگ بہت موثر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب ایک شخص اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے۔ تو اسکے لئے بھی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ جب ایک شخص اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کی غیرت اس دعا کے قبول کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ اسلئے کہ جب ایک بندہ دوسرے کے لئے کہتا ہے کہ رحم کر تو میں کیوں نہ کروں۔ پس جماعت کے دوستوں کو اپنے اور اپنے دوسرے دوستوں کے لئے دعا کرنی چاہیئے کیونکہ یہ بھی ایک ذریعہ اپنے حق میں دعائیں قبول کرانے کا ہے۔

(۵۰)

یہ طاعون اس سلسلہ کی ترقی کا ایک وقت میں بڑا ذریعہ رہی ہے حضرت صاحب کے زمانہ میں بعض دنوں میں ایک ایک ہزار تک لوگوں کے بیعت کے خط آئے تھے۔ اس لئے دعا کرو۔ کہ امتیازی طور پر اس سلسلہ کو اللہ تعالےٰ کامیاب کرے۔ پس موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ یہ موقعہ تبلیغ کے لئے بھی بڑا موثر ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں لوگوں کے دل نرم ہوتے ہیں۔ اس نشان کو خوب کثرت سے پھیلاؤ۔ لوہا جب گرم ہوتا ہے۔ تب ہی اس پر چوٹ پڑتی ہے۔ اسوقت دل پگھلے ہوئے ہیں۔ وہ احمدیت کے قالب میں ڈھالے جا سکتے ہیں۔ پانی کو جس شکل کے برتن میں رکھو وہی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسوقت کہ طاعون کی بھٹی نے دلوں کو پگھلا دیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور تبلیغ اور دعاؤں میں مصروف ہو جاؤ۔

ضروری اطلاع

ڈاکخانہ سے اخبار کے رعایتی محصول کے لئے حصول اجازت میں بہت توقف ہوا ہے۔ اگرچہ میں نے پہلے پرچہ ہی میں اطلاع دی تھی کہ جب تک رعایتی شرح محصول منظور نہ ہو۔ دو دو پرچے شائع ہوں گے۔ مگر میں نے پسند نہیں کیا کہ الحکم کے قارئین کرام کو انتظار میں رکھوں۔ اس لئے ڈبل محصول ڈاک ادا کر کے پرچہ وقت پر روانہ کیا جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ کاتب وغیرہ کی دقتیں بھی میری راہ میں ہیں۔ میں خدا کے فضل سے پوری کوشش کر رہا ہوں کہ یہ دقتیں رفع ہو جائیں۔ رعایتی محصول کی اجازت تو ہو گئی ہے۔ چنانچہ یہ پہلا پرچہ ہے۔ جو اس شرح پر جا رہا ہے لیکن کاتب کی دقت ابھی تک موجود ہے۔ اسی وجہ سے یہ اخبار صرف آٹھ صفحہ پر شائع ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ ہے کہ وہ اس خادم سلسلہ کی راہ کو صاف کر دیگا۔ احباب بھی مربیانہ سعی اور اعانت سے کام لیں۔ ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات

(کلام الامام میں قرآنی نکات)

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے جو قرآن شریف کی تعریف میں فرمایا ہے کہ لو انزلنا ھٰذا القراٰن علےٰ جبل لرأیتہ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ۔ ایک تو اسکے یہ معنے ہیں کہ قرآن شریف کی ایسی تاثیر ہے۔ کہ اگر پہاڑ پر وہ اُترتا تو پہاڑ خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور زمین کے ساتھ مل جاتا ۔

جب جمادات پر اسکی یہ تاثیر ہے۔ تو بڑے ہی بیوقوف وہ لوگ ہیں۔ جو اسکی تاثیر سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور دوسرے اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص محبت الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہوں ۔

اوّل۔ تکبر کو توڑنا جسطرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے۔ گر کر زمین سے ہموار ہو جاوے۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے۔ کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دور کر کے عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اسکے ٹوٹ جائیں۔ جیساکہ پہاڑ گر کر متصدعاً ہو جاتا ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو جاتے ہیں ایسا ہی اسکے پہلے تعلقات جو گندگی اور الٰہی ناخوشی کا موجب تھے سب ٹوٹ جائیں۔ اور اب اسکی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں محض اللہ تعالےٰ کے لئے ہو جاویں ۔

فرمایا۔ سورۃ الم تر کیف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ سورۃ اس حالت کی ہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مصائب اور دکھ اٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ اس حالت میں آپکو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرا مولا اور ناصر ہوں

اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا یعنی ان کو اپنے منصوبہ اور تجویزیں نامراد رکھا۔ اور ان کا مکر اُنہیں پر اُلٹا کر اُنہیں پر دے مارا۔ اور چھوٹے چھوٹے جانور انکے مارنے کے لئے بھیجدیئے۔ ان جانوروں کے ہاتھ میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی۔ سجیل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورۃ شریف میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

خانہ کعبہ

قرار دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ جسطرح پر اصحاب فیل کے حملے سے بیت اللہ محفوظ رہا۔ اسیطرح پر تو ان مشرکین اور مخالفین سے محفوظ رہیگا۔ اور تیری کامیابی یقینی ہے۔ تو منصور اور مؤید ہوگا یعنے آپکی ساری کارروائیوں کو برباد کرنے کے لئے جو سامان آپ کے مخالفین کر رہے ہیں۔ اور جو تدابیر عمل میں لاتے ہیں اسکے تباہ کرنیکے لئے اللہ تعالیٰ ان کی ہی تدبیروں اور کوششوں کو اُلٹا کر انہیں ہلاک کر دیگا۔ اور تیری کمزور اور ضعیف جماعت انپر غالب رہیگی۔ جیسے ہاتھی والوں کو ابابیلوں نے تباہ کر دیا ۔

خلق الموت والحیٰوۃ لنبلوکم

یعنی موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ ہم تمہیں آزمائیں کامیابی اور ناکامیابی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے۔ جب کسی کو اپنے کامیاب ہونیکی خبر پہونچتی ہے تو اسمیں جان پڑ جاتی ہے۔ اور گویا نئی زندگی ملتی ہے۔ اور اگر ناکامی کی خبر آ جاوے تو زندہ ہی مر جاتا ہے۔ اور بعض اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے ہیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ عام زندگی اور موت تو ایک آسان امر ہے۔ لیکن جہنمی زندگی اور موت

(۵۰)

انجمنہائے احمدیہ کے توجہ طلب

احمدی انجمنوں کا سلسلہ خدا کے فضل سے دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اور دو سو کے قریب انجمنیں اسوقت اندرون ہند اور ممالک غیر میں صدر انجمن احمدیہ کی شاخوں کی صورت میں پھیلی ہوئی ہیں۔ انجمنوں کے قیام کی غرض سلسلہ میں وحدت اخوۃ کی روح کا عملی طور پر پیدا کرنا اور سلسلہ کے کاموں میں سہولت اور نظام کو قائم کرنا ہے۔ کوئی کام جبتک وہ کسی ترتیب اور تقسیم عمل کے اصول پر نہو۔ موثر اور نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے انجمنوں کا قیام بجائے خود تقسیم محنت کے اصل کو بھی اپنے اندر رکھتا ہے*

(۵۱) صدر انجمن احمدیہ ان تمام انجمنوں کی مرکزی کمیٹی کا نام ہے اور اسکے ماتحت جسقدر صیغہ جات ہیں۔ جن کا انتظام و انصرام اغراض سلسلہ کے لئے اسے کرنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے دوسری انجمنیں یعنی انجمن کی شاخیں ذمہ وار ہیں۔ گویا سلسلہ کے دو کام ہیں۔ اغراض و مقاصد سلسلہ کو مدنظر رکھکر مختلف کاموں کا جاری کرنا جیسے صیغہ تعلیم۔ اشاعت اسلام۔ بیت المال وغیرہ۔ یہ تمام صیغہ جات سلسلہ کے ابدی اور غیر فانی مرکز قادیان میں ہیں۔ اسلئے صدر انجمن ان صیغہ جات کی نگرانی اور عملی کام کو اپنے ذمہ لئے ہوئے ہے۔ بیرونی انجمنوں کے حصہ یہ کام ہے کہ وہ بیرونی جماعتوں کے نظام کو قائم رکھیں۔ اور انہیں سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ و واقف رکھکر اغراض سلسلہ کے لئے مالی ضروریات کا انصرام کریں۔ اگر انجمن کے ان اعضاء میں سے ایک بھی اپنے فرض میں سستی یا غفلت کرے تو سمجھو کہ اس کا اثر سلسلہ کی تمام شاخوں پر پڑتا ہے۔ پس وہ لوگ جو ان انجمنوں کے عہدہ دار ہیں وہ بہت بڑی ذمہ واری اپنے سر پر رکھتے ہیں۔ ہاں اس کے لئے اگر وہ اپنے فرائض کو پوری کوشش اور اخلاص سے ادا کرتے ہیں۔ تو خدا کے حضور بہت بڑا اجر ہے یہ اولوالعزم کا عہدہ ہے اور ضرورت ہے کہ لوگ اپنے فرائض کو اولوالعزمی سے سرانجام دیں۔

مجھ کو انجمنوں کے نظام سے اور صدر انجمن کے کاموں سے ہمیشہ خاص طور پر دلچسپی رہی ہے۔ بلکہ میں خدا کے فضل سے جائز فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ بیرونی انجمنوں کی تحریک اسوقت الحکم میں کیگئی تھی۔ جبکہ صدر انجمن بھی ابھی وجود میں نہیں آئی تھی۔ صدر انجمن کے کاموں کی تقویت اور ترقی بیرونی امداد پر بہت کچھ منحصر ہے۔ اسلئے صدر انجمن کی شاخوں کو جہاں کہیں وہ ہیں۔ ان ہدایات اور قواعد کی پوری پابندی کرنی چاہئے جو وقتاً فوقتاً مرکز سے دیجاتی ہیں۔ اور انکی حالت ایک مشین کی طرح ہو۔ جو تحریک پر اضطراری رنگ میں کام کرتی رہتی ہے۔ ضروریات سلسلہ۔ آج کل ہر طرح سے بڑھ رہی ہیں۔ ضروری ہے چندوں کی وصولی میں پوری کوشش کی جاوے۔ اور کوشش ہو کہ کوئی شخص ایسا نہ رہ جاوے۔ جو سلسلہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہو اور پھر اسے ضروریات سلسلہ کے لئے چندہ دینے کا موقع نہ دیا جاوے۔ ہر احمدی جو سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے داخلہ کے ساتھ ہی اسپر یہ پابندی عاید ہو جاتی ہے کہ وہ سلسلہ کے لئے چندہ دے۔ آئے دن کی ضروریات اور مشکلات کا سوال نہایت آسانی سے حل ہو جاتا ہے۔ اگر تمام نفوس سے چندہ وصول ہو۔ یہ بالکل درست ہے کہ احمدی قوم اپنی مالی قربانی کے لئے ہر وقت تیار اور آمادہ پائی جاتی ہے۔ انکے لئے صرف محرک کی ضرورت ہے۔ پس انجمنوں کے سکرٹری صاحبان اپنی فرض شناسی سے دوستوں کو آگاہ کریں۔ اور کوشش کریں کہ ایک مقررہ تاریخ پر ان کے چندے صدر انجمن کے دفتر میں وصول ہو جایا کریں۔ سلسلہ کے اغراض کے لئے قریباً بارہ ہزار روپیہ صدر انجمن کے دفتر میں ہر مہینے کی یکم تاریخ کو موجود رہنا چاہئے۔ پس اگر یہ دو سو انجمنیں ساٹھ [illegible]

مکتوبات صافی

حقیقت ابتلاء

سلسلہ مکتوبات صافی میں جو مکتوب میں آج درج کر رہا ہوں یہ نہایت قیمتی اور قابل غور ہے ہر انسان پر کوئی نہ کوئی ابتلاء آجاتا ہے اور بعض اوقات وہ ابتلاؤں میں ایسا گھبرا جاتا ہے کہ ایمان خطرہ میں پڑ جاتا ہے حضرت مخدوم الملتہ نے اس میں فلسفہ ابتلاء بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں انکی معرفت اور بصیرت کیسی وسیع ہو چکی تھی اور انکے قلب میں کیسا اطمینان اور سکینت تھی احباب اس مکتوب کو بار بار پڑھیں اور مرحوم کے ترقی مدارج کے لئے دعا کریں (ایڈیٹر)

قادیان ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصل ملفوف پہنچا جزاک اللہ۔ اور شیخ مولا بخش کے فرزند اور بیوی کی عافیت سے اسقدر خوشی ہوئی کہ بار بار رکوع و سجود اور قیام میں باری تعالےٰ کا شکر ادا کیا جس نے اضطرار کی دعاؤں کو سنکر مجیب المضطر ہونے کا ثبوت دیا۔ آج رات میں بیخوابی کے سبب سے بہت بیتاب رہا صبح اٹھا تو اندر اندر سرور اور ایک کیفیت محسوس کرتا تھا۔ آخر کہ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ اس خوشخبری کا اثر ہے جو اندر سرایت کر گئی ہے اور بے اختیار دل کو مسرور کر رہی ہے خدا تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمارے عزیز بھائی کو ابتلاء سے بچا لیا۔

میر صاحب! ابتلاء ایک میدان ہے مرد آزما بڑے بڑے مردان کاری جو آسائش کے وقت دعووں سے گردن کی رگیں پھلاتے ہیں اسمیں پاؤں رکھتے ہی پھسل جاتے ہیں۔

آہ!

فدائے کسے کہ در شدت در خار و در عسر یسر بآن جان جانان

در سازد و در ہر حال نرد سازگاری با او بازد۔

حقیقت میں اپنی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ابتلاؤں کے آئینہ میں منہ دیکھنے کے سوا اور کوئی راہ نہیں اسلام کی اصل غایت ہی یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کی قضاء و قدر سے سلم کیجائے الوہیت کا جوڑ عبودیت سے کبھی ہو سکتا ہی نہیں جب تک یہ آشتی درمیان نہ ہو۔ اس صلح کا پورا نمونہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے اپنی مکی اور مدنی زندگی دونوں میں کیا الحمد للہ کھلا کھلا ثبوت دیا ہے آپ کو اپنے رب کریم کے قضاء و قدر سے کسقدر صلح ہے دنیا کی کسی کتاب میں ایسی صلح کی نظیر نہیں ملیگی جو کتاب الدین محمد اللہ کے توسط سے ظاہر کی گئی ہے چہ بلکہ سات نماز ہی نہیں ہر رکعت کا افتتاح الحمد للہ سے کرنا بتایا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان کے حوادث اور نوازل

ہر چہ از دوست میرسد نیکو است کے رنگ میں دیکھا ہے کی زندگی جو تلخ ترین مصائب سے لبریز ہے اور پھر

(۵۲)

مدنی زندگی جو فوق العادت کامیابیوں اور نصرتوں کا مجموعہ ہے دونوں زندگیاں اسی ایک عالم سے سرشار ہو کر صاف دکھاتی ہیں کہ نہ مصیبتوں نے آپکے دل پر کوئی برا اثر ڈالا۔ اور نہ کامیابی اور فتح کی شادمانی نے آپکو از خود رفتہ کیا ہر حال میں ایک ہی آواز ہی جو آپ کے اندر سے نکلتی ہے

اللہ اللہ اسقدر معرفت رب جلیل کی اور اسکے صفت کی آپ کو ہے جو اس عالم میں اپنا کام کر رہی ہے اسقدر مسالمت اور مصالحت خدا میں پیوست ہو جانے کے سوا ممکن نہیں۔ رات دن میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ایک نماز آجاتی ہے ان فرقتوں میں ممکن ہے کہ نمازی کسی حادثہ کا آماجگاہ ہو ممکن ہے اس کا اکلوتا بیٹا مر گیا ہو جسکی آئندہ کی نشو و نما پر اسکی جان بہ در امید پر منحصر تہیں ممکن ہو اسکے سلسلے اندوختہ کو چور لے گئے ہوں غرض سخت سے سخت حادثے واقع ہوں جو جہاں کو اسکی آنکھوں میں تیرہ و تار کر دیتے ہیں مگر معاً نماز میں کھڑے ہوتے ہی پہلا کلمہ جو اسکے منہ سے نکلیگا۔ الحمد للہ ہوگا یعنے ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہر قسم کی حمد کا حقدار ہے اسلئے کہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ہے یہ تعلیم جو اسلام کی ابتدائی تعلیم ہے اور جو در حقیقت کل سالکان الحق کی آخری اور انتہائی معراج ہے یہ تعلیم تمام اخلاق فاضلہ کی جامع ہے۔

اسی مقام پر پہنچکر انسان انبیاء کا پورا نمونہ بنتا ہے ایک مصیبت زدہ شخص جو ابہی ابہی کسی تازہ رنج میں گرفتار ہوا ہے اور معاً نماز میں کھڑا ہو کر الحمد للہ رب العٰلمین۔ الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کہنا پڑا ہے اگر اسکی زبان اسکے دل سے موافق نہیں تو کسی قدر اسکے لئے شرمندگی کا مقام ہے۔

بلکہ ہو سکتا ہے اور نہایت قریب ہے۔ کہ وہ منافقوں میں لکھا جاوے ورنہ تو اسکا آسمان و زمین کے حکیم قدیر کو ظالم کہہ رہا ہے کہ اسکی تقدیر کی تیز تلوار نے اسکے پارہ جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور زبان خوش آوازی سے پڑھ رہی ہے الحمد للہ رب العٰلمین الآیۃ۔ غرض یہ پاک تعلیم جو اسلام کی یگانہ خصوصیت اور مایہ ناز تعلیم ہے ممدے الفطرتی ہی نہیں جب تک نمازی کو سچا اور یک رنگ مومن نہ بنائے۔

اس دار الکدورت تلاش میں کسی چیز سے بچنا یا اطمینان کی کسی نے کسی شئے سے بڑے بڑے فلاسفروں نے اسپر خامہ فرسائی کی ہے اور وہ باتیں زور طبع سے بنائی ہیں جن پر جہکنے سے خوشحالی حاصل ہو سکتی ہے مگر عبث اور بیسود۔ بہتیرے ان بوانده لوگوں میں ایسے ہوئے ہیں۔ جو بڑی تلخ کامی کے ساتھ اس دنیا سے اٹھے بعضوں نے خود کشی کا کڑوا پیالہ پیا اور بہتوں کی زندگی کے مختلف لمحے اضطراب اور جزع فزع سے معمور نظر آتے ہیں حقیقت میں ایک ہی چیز ہے اور صرف ایک ہی چیز ہے اور صرف ایک ہی چیز ہے جو زندگی کے لمحہ لمحہ اور ہر ہر زمین پوری استقامت اور سکینت اور طمانیت بخش سکتی ہے اور وہ ہے۔

خدا تعالیٰ اور اسکی صفات پر کامل اور لذیذ ایمان اور اسی ایمان عرفان آمیز کا عملی اظہار ہے

الحمد للہ رب العٰلمین

قرآن کریم میں اس آیت سے و آخر دعوٰہم ان الحمد للہ رب العٰلمین سے معلوم ہوتا ہے کہ

بہشت میں یعنی اس سرور کے عالم میں جہاں ساری کدورتیں اور تلخیاں صاف اور ختم ہو جائینگی۔ اور سچی راحتوں کے خوشنما چہرے بے حجاب نظر آجائینگے۔ بہشتی جوش سے آخری آواز یہ نکالینگے۔ کہ الحمد للہ رب العالمین۔ چونکہ اس دنیا میں اشتباہ اور التباس کے سبب سے مجازی اور بے حقیقت چیزیں ہی محمود بن کر خدا تعالیٰ سے یگانہ استحقاق حمد میں شریک ٹھہرائی جاتی ہے۔ اور ربوبیت اور رحیمیت اور رحمانیت کا بہت تھوڑا ذخیرہ جو ابتلاء کے رنگ میں ان کو رحمت کیا گیا ہے۔ ایک کوتاہ نظر کو اس طرف مائل کر دیتا ہے کہ نظام عالم میں ان آلات اور ادوات کو کچھ دخل ہے۔ اسلئے ہر شخص کو اس غبار آمیز جہاں میں ایسی صاف آنکھ نہیں مل سکتی۔ جو ان سارے کثیف اور تو بر تو حجابوں کو چیر کر اس غیب الغیب لاشریک ہستی کو یگانہ بازیگر دیکھ لے۔ مگر اس عالم میں جبکہ لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی اغیار کو جلا دینے والی بجلی اپنی تجلی دکھائیگی۔ اور مطلع انوار کے گرد و غبار سے صاف نظر آجائیگا۔ تب ساری حمدوں کا حقیقی سزاوار آشکار طور پر وہ واحد احد نظر آجائیگا۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بالغ نظر اسی سے ثابت ہوتی ہے۔ کہ آپنے اس دار الکدورۃ اور پر حجاب عالم میں باری تعالیٰ عز اسمہ کی وہ ساری حمدیں کی ہیں جو لا انتہا منازل کے طے کرنے اور چشمہ معرفت کے وا ہونے کے بعد بہشت میں بہشتیوں کی زبان سے نکلیں گی۔

اللھم صل علیہ وسلم وبارک

غرض یہ تمام مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے یہ تعلیم جو دعا کے رنگ میں سکھائی گئی ہے نہ انجیل میں ہے اور نہ اور کسی کتاب میں ہے۔ مادہ پرست یا مردار پرست نصرانیوں نے بے فائدہ کوشش کی ہے کہ اس لایعنی اور پوچ دعا کو جو روز کی روٹی مانگنے کی دعا ہے اسکے مقابل میں لائیں۔ اگر وہ اس نکتہ معرفت تک پہونچ جاتے۔ جو اس دعا میں ہے۔ تو اس مقابلہ میں اپنی ذلت اور شرمساری کے آپ ہی گواہ ٹھہرتے۔

افسوس تو ان پر جو نماز کی عادت نہیں رکھتے جنمیں ایسی دعا کی روزانہ مشق ہے۔ جو اس جہان میں بھی خوشحالی حاصل کرنے کا یگانہ وسیلہ ہے۔ اور پھر افسوس ان پر جو کبھی نماز میں برسوں سے مصروف ہیں۔ مگر ہنوز اس دعا کی حقیقت تک نہیں پہونچے۔ کہ وہ ہر روز باری تعالےٰ کے حضور میں کھڑے ہو کر منہ سے کیا کہہ رہے ہیں۔ جس سے اسکے دلوں کو ذرا بھی اتفاق نہیں۔ وہ کبھی پروا نہیں کرتے۔ کہ نفاق کا زنگ ان کے دل کی ساری سطح پر محیط ہو گیا ہے۔ اور قریب ہے کہ سل کے شش کی طرح دل ایک ہی دفعہ گل سڑ کر فنا ہو جاوے۔ اس دعا کے وسیلہ مسلمان زمین پر اسی طرح بسر کر سکتے ہیں جسطرح فرشتے آسمان پر۔ یہی دعا ہے جسکی پاک تاثیر سے شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پی سکتے ہیں اور بالآخر یہی دعا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے دربار میں شرفیاب ہونے کے قابل بنا سکتی ہے۔ مبارک ان مصلیوں کو جنہوں نے اس دعا کے گر کو خوب سمجھا۔

میری طرف سے آپ شیخصاحب کو مبارک دیں اور تاکید کریں کہ بہت سا وقت استغفار اور لاحول پڑھنے میں بسر کیا کریں لاحول تسلیم اور توکل اور رضا بالقضا کے اظہار اور حصول کا کامل نسخہ اور ذریعہ ہے۔ ہمارے سردار فاروق صلوات اللہ علیہ جہاں اپنے فوجی افسروں کو اوامر احکام اور فرامین بھیجا کرتے تھے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کرتے تھے۔ اکثروا من قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

طبری کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کارزار کے مختلف اور

خطرناک موقعوں میں افواج اسلامی نے اس نسخہ کو بہت مفید پایا
بے جا ہنسی اور فضول باتیں جو ابنائے دنیا کے نزدیک
آج محفلوں کی زیب و زینت اور زندہ دلی یا مردہ دلی کا ثبوت
ہیں۔ یک قلم ترک کر دیں۔ نتیجتاً صاحب خصوصاً اور ہمارے سب دوست
عموماً اس طرف ہمت کو مصروف کر دیں کہ امن و عافیت کے
دنوں میں خدا تعالیٰ کی خوف و خشیت کی وہ گدگدی دلوں میں
محسوس ہو۔ جو ان ایام میں ہیضہ کی محسوس ہو رہی ہے جب گستاخی
اور خیرگی دلوں کی حد سے بڑھ جاتی ہے۔ اور دل ہنسی اور استہزا
سے لبالب ہو جاتے ہیں۔ اور خدا کے خوف سے ہچکی اٹھ جاتی ہے
تب غیرت الٰہیہ اشتعال میں آتی اور الوہیت اپنی ہستی کا یوں منوا
لیتی ہے ؛

(۵۷)

میں نے سنا ہے کہ سیالکوٹ کے بازاروں کی ان دکانوں
پر جہاں ناخدا ترس بے باک آدمی آدھی آدھی رات تک مجمع لگا کر
بیٹھتے اور ناپاک یا فضول باتیں کہا کرتے تھے۔ آج ان قلاشوں سے
ایک متنفس بھی نظر نہیں آتا۔ کاش امن کے ایام میں بھی یہی خوف
دلوں میں جاگزین رہے۔ یاد رکھو کہ یہ خدا تعالیٰ کا اٹل قانون
قدرت ہے۔ کہ امن میں ڈرنے والوں۔ یعنی عافیت اور
راحت میں خشوع خضوع کرنے والوں کو پیار کرتا ہے۔ اور انکی
جان و مال کی بڑی پرواہ کرتا ہے۔ ورنہ جب قضا و قدر نازل
ہو جائے تو پھر ہزار دعائیں کرو۔ وہ اپنا کام کر کے ہی
رہتی ہے ؛

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو دعا مانگنے کی اٹکل سکھا دے
اور اسکی لذت سے ان کے دلوں کو سرد کر دے ان کے دلوں میں وہ
خوف و خشیت ہو کہ آسمان گواہی دے اٹھے۔ کہ حضرت مسیح
موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خدام زمین کے فرشتے
اور نور ہیں۔ والسلام

عاجز عبد الکریم سیالکوٹی از قادیان۔ ۲۲ ستمبر بجے کے دن

الحکم کے انصار و معاون

الحمد للہ الحکم کا پانچواں نمبر شائع ہو رہا ہے۔ اس کے مضامین کی ترتیب
پر مسرت و اطمینان کے خطوط آ رہے ہیں۔ اور محض لفظی مسرت کا
اظہار نہیں۔ بلکہ احباب عملی حصہ انکی اعانت و نصرت میں لے رہے
ہیں۔ میں ان سب دوستوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کا
حامی و ناصر ہو۔ آمین ؛

ناظرین کو معلوم ہے کہ الحکم کے بقا و استحکام کے لئے تین
صورتیں تجویز کی گئی ہیں۔ اول پچاس ایسے دوست جو بیس روپے
سالانہ دیں (۲) ایک سو جو دس روپیہ سالانہ دیں (۳) پچاس
ایسے بزرگوار جو الحکم کے لئے کم از کم دس دس خریدار مہیا کریں
درجہ اول کے معاونین میں دو سب سے درجہ پر پہنچے ہیں ڈاکٹر افضل کریم
صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کا ذکر کرتا ہوں۔ جو افریقہ میں
ملازم ہیں اور آج کل رخصت پر دار الامان کی ڈسپنسری میں آنریری
کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے الحکم کے معاونین درجہ اول میں اپنا
نام لکھایا ہے اور عشر قسط اول داخل کر دی ہے یہ سب سے پہلی
قیمت ہے۔ جو الحکم کے اس جدید دور میں وصول ہوئی ہے۔ خدا کا
فضل ہے کہ اول المعاونین فضل الدین کے بعد پھر فضل کریم شریک ہوا
یہ مبارک فال ہے ؛

پھر الحکم کے معاونین خاص میں حافظ مولوی غلام رسول سٹیشن ماسٹر
بھی انہیں مربیوں میں داخل ہیں۔ اور وہ الحکم کے لئے ہمیشہ سے خاص
انس اور جوش رکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں انکی
قسط اول وصول ہو گئی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

پھر خان صاحب مولوی غلام محمد خان صاحب گلگت ایجنسی جن کو
سال رواں میں خان صاحب کا خطاب دیا گیا ہے۔ وہ بھی الحکم
کے اخص معاونین سے ہیں۔ اس گروپ میں اسوقت تک ۵ ہو چکے
ہیں ۴۵ باقی ہیں (۲) درجہ دوم۔ میں مزید اضافہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے مخلص اور خاص خدام میں سے منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ

چودہری سردار علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بمبئی (۳) ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن رعیہ کا ہوا ہے ؛ ہفتہ زیر اشاعت میں بغیر کسی تحریک کے ۱۰ جدید خریدار ہوئے۔ اللہم زد فزد۔ احباب کو اس طور پر توجہ کرنی ضرور ہے۔
ایڈیٹر الحکم